شذرات

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مطالعہ اور احاطہ تب ممکن ہے جب کہ حضور اکرمؐ کی سیرت کے مطالعہ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ کرام کی سیرت کا بھی مطالعہ کیا جائے۔ کیونکہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و آداب قرآن حکیم کی تعلیمات کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے، اسی طرح آپ کے صحابہ کا کردار ہوبہو حضورؐ کے کردار کے مطابق تھا۔ آنحضرتؐ نے جس انقلابی کام اور تعلیم سے انسانیت کو روشناس کرانا چاہتے تھے اور کسریٰ اور قیصر کی شہنشاہیت کو ختم کر کے وہاں عدل و انصاف کا قانون اور اللہ کی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے، آپؐ کے اس کام کی تکمیل صحابہ کرام کے عہد میں ہوئی اگر ہم ان بزرگ ہستیوں کو حضور اکرمؐ کی بنیادی تبلیغ اور مشن سے نکال دیں تو پھر آپؐ کی تعلیم معاذاللہ بے اثر رہ جاتی ہے اور آپؐ کا کام ادھورا رہ جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ کے ہاں صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مناقب کا مرجع چند امور ہیں:۔

اول یہ کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض صحابہ کی کچھ ایسی نفسانی ہیئتیں اور کیفیتیں معلوم ہوئیں جو جنت کی موجب تھیں جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات آپ پر روشن ہوئے کہ ان کے اندر فخر و غرور، ریا و نمائش نام کو نہیں ہے اور وہ تمام فضائل ان کے اندر بدرجہ اتم موجود ہیں جن کی بنا پر وہ جنت کے دروازوں کی تمثال قرار دیئے جاسکتے ہیں تو آپ نے فرمایا:۔ لارجوان تکون منهم - میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی لوگوں میں ہونگے - یعنی تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا - اور حضرت عمرؓ کی شان میں فرمایا:۔
ما لقیك الشیطان سالكا فجا الا سلك فجا غیر فجك؛ اے عمر! تمہیں شیطان جس راستہ پر چلتے دیکھتا ہے وہ تمہارا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرتا ہے اور آپ نے فرمایا: ان یك من امتی احد من المحدثین فانه عمر: میری امت میں سے اگر کوئی محدث

(ملہم بالغیب) ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

دوم یہ کہ آپ کو بذریعہ خواب یا بذریعہ القاء کسی کے متعلق کوئی ایسی بات بتلائی جائے جس سے اس کا راسخ فی الدین والایمان ہونا معلوم ہو جائے شلاً حضرت بلالؓ کو آپ نے دیکھا کہ وہ جنت میں آپ کے آگے آگے چل رہے ہیں اور جنت میں آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک محل دیکھا نیز دیکھا کہ وہ لمبی قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ نیز دیکھا کہ آپ نے ان کو اپنا جھوٹا دودھ عطا فرمایا، جس کی تعبیر آپ نے دین وعلم سے کی۔

سوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے محبت ہو اور آپ نے ان کی توقیر و عزت فرمائی ہو اور ان سے مواسات وہمدردی برتی ہو یا وہ تمام سے سابق الاسلام ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ان کے قلوب نور ایمانی سے معمور اور لبریز تھے۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ بعض قرنوں کی بعض قرنوں پر فضیلت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہر ہر فضیلت کے اعتبار سے وہ افضل و برتر ہیں اور یہ بات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہوتی ہے:۔

مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے نہیں معلوم کہ پہلی برسات اچھی ہے یا آخری۔ اور اس حدیث سے بھی اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

انتم اصحابی واخوانی الذی یاتون بعدی: تم میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔

اور اس کی یہ وجہ ہے کہ اعتبارات اور وجوہات مختلف ہوا کرتی ہیں۔ نیز یہ بھی ناممکن ہے کہ "قرن فاضل" کا ہر ہر آدمی اور ہر ہر فرد "قرن مفضول" کے ہر ہر آدمی اور ہر ہر فرد سے افضل و برتر ہے۔

شاہ صاحب آگے چل کر فرماتے ہیں: ہر دین و ملت کا ثبوت توارث کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ اور یہ توارث ایسے وقت ممکن ہے جب کہ ان لوگوں کی عظمت و توقیر کی جائے جنہوں نے مواقع وحی کا خود مشاہدہ کیا ہو اور وحی کی تاویل و تفسیر کو سمجھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی سیرت کا اپنی آنکھوں سے مطالعہ کیا اور دین وملت کے اندر کسی قسم کا تعمق اور غلو نہیں کیا۔ نہ دین کے بارے میں کسی قسم کا تعاون اور بے پروائی برتی۔

امت کے ایسے لوگ جن کی بات قابل اعتماد اور قابل اعتبار کہی جاتی ہے ان تمام کا اجماع و اتفاق ہے کہ ساری امت میں افضل ترین ذات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ثبوت دین کے دو بازوں اور دو جہتیں ہیں ایک یہ کہ ذات الٰہی سے علم کی تحصیل کی جائے دوسری یہ کہ لوگوں میں دین کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرنے میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ہے۔ اس میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے دوسری بات یعنی دین وملت کی اشاعت و تبلیغ کی جائے تو ظاہر ہے کہ دین کی اشاعت و تبلیغ و سیاست و تنظیم اور تالیف قلوب اور اس قسم کے ذرائع و وسائل بغیر ناممکن ہے اور اس امر میں کسی کا تردد نہیں کہ عہد نبوی میں بھی اور آپ کے بعد بھی باتیں ساری امت سے زیادہ حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر رضؓ کے اندر بدرجہ اتم موجود تھیں۔